مصطفیٰ وزیر☆

سیرت النبیﷺ کا ذکر اور مقصد

قدیم مذہبی نوشتوں میں

قرآن کا دعویٰ ہے کہ قدیم مذہبی کتب میں پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر موجود ہے۔

ا۔ اَلَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ الَّذِیْ یَجِدُوْنَہٗ مَکْتُوْبًا عِنْدَھُمْ فِی التَّوْرٰۃِ وَالْاِنْجِیْلِ ۝ (۱)

وہ لوگ جو "الرسول، نبی، اُلامی" کی پیروی کرتے ہیں جس کا ذکر وہ اپنے پاس موجود کتابوں توراۃ اور انجیل میں پاتے ہیں۔

ب۔ وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَآ اٰتَیْتُکُمْ مِّنْ کِتٰبٍ وَّ حِکْمَۃٍ ثُمَّ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَکُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِہٖ وَلَتَنْصُرُنَّہٗ ؕ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰی ذٰلِکُمْ اِصْرِیْ ؕ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا ؕ قَالَ فَاشْھَدُوْا وَاَنَا مَعَکُمْ مِّنَ الشّٰھِدِیْنَ ۝ (۲)

اور یاد کرو جب اللہ نے انبیا (کے ذریعے) سے عہد لیا کہ جو کتاب اور حکمت میں نے تمہیں دی ہے پھر اگر کوئی رسول ان کی تصدیق کرنے والا تمہارے پاس آیا تو تم لازماً اُس پر ایمان لانا اور ضرور اُس کی نصرت وامداد کرنا۔ پھر ہم نے (تاکیداً)

☆۔ کرب کلہ، بنوں، ڈاک۔ معرفت اجمل خان، فاٹا، سمال ڈیمز ڈویژن، بنوں

پوچھا کیا تم اس کا اقرار کرتے ہو اور اس پر میرے ساتھ عہد کرتے ہو؟ اُنہوں نے کہا ہم اقرار کرتے ہیں پھر ہم نے کہا اچھا تو تم اس پر گواہ رہو اور میں خود بھی اس پر تمہارے ساتھ گواہ رہوں گا۔

گویا اس عہد (میثاق انبیا) کا ذکر کر کے خدا فرماتا ہے کہ گزشتہ انبیاؑ سے ان کی امتوں کے بارے میں میں نے بعد میں آنے والے رسول پر لازماً ایمان لانے اور ضرور اُس کی نصرت و مدد کرنے کا پختہ عہد لیا ہے اگر وہ پہلے سے موجود (نازل شدہ) کتاب و حکمت کی تصدیق کرتا ہو۔

آگے خدا اس عہد (میثاق) کی مزید تخصیص کرتا ہے اور آپ ﷺ تک اس کی توسیع کرتا ہے۔

ج ۔ وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِیّٖنَ مِیْثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُّوْحٍ وَّ اِبْرٰهِیْمَ وَمُوْسٰى وَعِیْسَى ابْنِ مَرْیَمَ ۪ وَ اَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّیْثَاقًا غَلِیْظًا ۝ (۳)

اور یاد کرو کہ جب ہم نے انبیاؑ سے عہد لیا اور تجھ سے اور نوحؑ سے اور ابراہیمؑ سے اور موسیٰؑ سے اور عیسیٰؑ ابن مریمؑ سے بھی اور ان سے ہم نے ایک مضبوط (پختہ) عہد لیا۔

د ۔ لِّیَسْـَٔلَ الصّٰدِقِیْنَ عَنْ صِدْقِهِمْ ۚ وَاَعَدَّ لِلْكٰفِرِیْنَ عَذَابًا اَلِیْمًا ۝ (۴)

تاکہ صادقوں سے ان کے صدق کے بابت سوال کرے اور کافروں کے لئے سخت دردناک عذاب تیار ہے۔

یہاں چند بزرگ و معروف ترین انبیاؑ کا ذکر خصوصیت کے ساتھ آیا ہے نیز رسول پاک ﷺ سے بھی یہی عہد لینے کا ذکر ہے جو ظاہر ہے خاتم النبیین ہونے کے ناطے آپ ﷺ کے بعد کسی مستقل خود مختار صاحبِ شریعت جدیدہ نبی سے متعلق قطعاً نہیں ہو سکتا جو تا قیامت نہیں آئے گا، البتہ یہ مجددین امتِ اسلامیہ یعنی نائب انبیاؑ مثلاً کَاَنْبِیَاءِ نَبِیْ اِسْرَئِیْلَ سے متعلق ہے جیسے آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

اِنَّ اللّٰهَ یَبْعَثُ لِهٰذَا الْاُمَّةِ عَلٰى رَاسِ كُلِّ مِئَةِ سَنَةٍ مَنْ یُّجَدِّدُ لَهَا دِیْنَهَا۔(۴۔الف)

یعنی اس امت کے لئے اللہ تعالیٰ ہر صدی کے سرے پر مجدِدین امت میں مبعوث کرے گا جو اس کے لئے تجدید دین کا کام کرینگے۔

بہر حال! خدا نے گزشتہ تمام انبیاؑ سے اور خصوصیت سے اس عالم گیر نبی جسے یہود و نصاریٰ وہ نبی اور مسلمان آنحضرت ﷺ کہہ کر پکارتے ہیں کی بعثت سے متعلق اپنی اپنی امت کو پیش خبری سنانے، آپ ﷺ کی علامات بتانے، آپ ﷺ پر لازماً ایمان لانے اور ضرور نصرت و امداد کرنے کا پختہ عہد لیا ہے، ان علامات میں سے الرسولؐ النبیؐ الامی زیادہ قابل غور ہیں، جن میں الامی آپ ﷺ کا خاص الخاص وصف ہے اور قدیم الہامی کتب میں یہ وصف خاص شان و شوکت کے ساتھ مذکور ہے تاکہ گزشتہ انبیاؑ کے پیروکار باآسانی آپ ﷺ کو پہچان سکیں اور آپ ﷺ پر ایمان لاکر آپ ﷺ کی نصرت کریں۔ ذیل میں یہود، نصاریٰ، ہنود، بدھ اور پارسی مذاہب کی کتب سے مخصوص اقتباسات پیش خدمت ہیں:

عہد نامہ قدیم (تورات) کی پیش گوئی

اصلی عبرانی متن

پہلی پیش گوئی

טו ׃ נָבִיא מִקִּרְבְּךָ מֵאַחֶיךָ
16 כָּמֹנִי יָקִים לְךָ יְהוָה אֱלֹהֶיךָ אֵלָיו תִּשְׁמָעוּן׃ כְּכֹל אֲשֶׁר־
שָׁאַלְתָּ מֵעִם יְהוָה אֱלֹהֶיךָ בְּחֹרֵב בְּיוֹם הַקָּהָל לֵאמֹר
לֹא אֹסֵף לִשְׁמֹעַ אֶת־קוֹל יְהוָה אֱלֹהָי וְאֶת־הָאֵשׁ הַגְּדֹלָה
יז הַזֹּאת לֹא־אֶרְאֶה עוֹד וְלֹא אָמוּת׃ וַיֹּאמֶר יְהוָה אֵלָי
יח הֵיטִיבוּ אֲשֶׁר דִּבֵּרוּ׃ נָבִיא אָקִים לָהֶם מִקֶּרֶב אֲחֵיהֶם
כָּמוֹךָ וְנָתַתִּי דְבָרַי בְּפִיו וְדִבֶּר אֲלֵיהֶם אֵת כָּל־אֲשֶׁר
אֲצַוֶּנּוּ׃

Deuteronomy XVIII, 15-18

ترجمہ: خداوند تمہارا خدا تمہارے لئے تمہارے بھائیوں میں سے میری طرح (موسیٰؑ کی طرح) نبی مبعوث کرے گا تم نے اچھی طرح غور سے اُسے سننا ہوگا بالکل اُن دعاؤں اور مناجات کے مانند جو خورَب میں اجتماع کے دن تم نے خداوند اپنے خدا سے چاہا تھا یہ کہتے ہوئے۔ مجھے خداوند اپنے خدا کی آواز پھر سے نہ سنائی دے اور نہ یہ عظیم آگ دیکھنی پڑے کہ میں مر نہ جاؤں۔ خداوند خدا نے مجھ (موسیٰؑ) سے کہا "جو کچھ اُنہوں نے کہا خوب کہا۔ میں ان کے بھائیوں میں سے ان کے لئے ایک نبی مبعوث کروں گا۔ بالکل تیری طرح کا۔ اور میں اپنا کلام اُس کے منہ میں ڈالوں گا اور وہ وہی کہے گا جو میں اُسے حکم دوں گا۔(۵)

دوسری پیش گوئی

685	JESAIA	CAP 21,22	SS כא
7	וְרָאָה רֶכֶב צֶמֶד פָּרָשִׁים רֶכֶב חֲמוֹר רֶכֶב גָּמָל וְהִקְשִׁיב קֶשֶׁב רַב־קָשֶׁב׃		
ایسیاہ نبی کی رویاء	Isaiah XXI, 7.		

ترجمہ: اُس (ایسیاہ نبی) نے دو سوار دیکھے ایک گدھے پر اور دوسرا اونٹ پر۔ وہ سننے کے لئے تیزی سے آگے بڑھا۔(۶)

یہ ترجمہ بعینہٖ عبرانی متن کا ہے جبکہ انگریزی ترجمے میں یوں لکھا ہے:

اُس نے گدھے کی شاہی سواری کی بگھی اور اونٹ کی شاہی سواری کی بگھی دیکھی۔

نیز وولگیٹ یعنی عوامی بائبل میں یوں ہے۔

اُس نے دو گھوڑ سواروں کی شاہی بگھی دیکھی ایک سوار گدھے پر تھا اور دوسرا اونٹ پر سوار تھا.........الخ

ظاہر ہے کہ حضرت ایسیاہ نبی رویا کی رویا والے دونوں سوار دینی استواری اور تجدید و بحالی کے لئے آرہے تھے اس لئے حضرت ایسیاہ مستعدی سے اُن کی بات سننے کے لئے آگے بڑھا۔ اور بعد میں دونوں سواروں کو بعینہ یہی ماجرہ درپیش ہوا۔ حضرت عیسیٰؑ یروشلم میں داخل ہوتے وقت گدھے پر سوار تھے اور رسول پاک ﷺ مکہ معظمہ میں فاتحانہ انداز میں اونٹنی پر سوار ہو کر داخل ہوئے تھے اور آپ ﷺ کی بات سننے کے لئے لوگ تیزی سے آگے بڑھے تھے جبکہ آپ ﷺ کے ساتھ دس ہزار قدوسی صحابہؓ تھے جو ایک اور پیش گوئی میں مذکور ہیں۔

یہود و نصاریٰ گو ہر ترجمہ میں ابہام پیدا کرنے کے لئے نت نئی باتیں بڑھاتے گھٹاتے ہیں مگر اس عظیم الشان رویا کو موسیٰؑ کی مذکورہ صدر پیش گوئی کے ساتھ ملا کر پڑھنے سے اس کا کوئی اور مطلب نہیں نکالا جاسکتا، لہٰذا وہ اس کی کوئی اور قابل فہم تعبیر کرنے سے قطعاً قاصر ہیں کیونکہ:

۱۔ آج تک بنی اسرائیل میں موسیٰؑ کے مانند کوئی نبی مبعوث نہیں ہوا ہے۔(۷)

۲۔ رسول پاک ﷺ اسمٰعیلؑ کی اولاد سے ہیں جو بنی اسرائیل یہود یعنی بنی اسحٰق کے بھائیوں میں سے ہیں۔

۳۔ خود بنی اسمٰعیل یعنی عرب میں حضرت محمد ﷺ کے علاوہ کوئی نبی پیدا ہی نہیں ہوا ہے، چہ جائیکہ موسیٰ کے مانند۔

۴۔ یہودی تین اشخاص کے منتظر ہیں۔ الف۔ ایلیاہ (الیاسؑ)، ب۔ مسیحا، ج۔ وہ نبی (آنحضرت) الیاس بگولے میں آسمان پر چڑھا ہوا مانتے ہیں، حضرت یحیٰؑ اور عیسیٰ علیہ السلام سے یہی سوالات کئے تھے کہ آپ ان تین میں سے کون ہو؟ اسی طرح نصاریٰ اور مسلمان عیسیٰؑ کو آسمان سے نازل ہونے کے منتظر ہیں، شیعہ امام غائب کے غار سرُ امن راء سے نکلنے کے ۱۲۰۰ سال سے منتظر ہیں۔ ہندو کلجگ میں ایک عالم گیر نبی کے منتظر ہیں۔

حضورِ اکرم ﷺ کی آمد کی پیش گوئی

اناجیل میں، فارقلیط یا احمد بمطابق سینٹ جان (یوحنا)، یونانی متن

'Εὰν
ἀγαπᾶτέ με, τὰς ἐντολάς τάς ἐμάς τηρήσετε.
16 κἀγὼ ἐρωτήσω τὸν Πατέρα καὶ ἄλλον Παράκλητον
17 δώσει ὑμῖν ἵνα ᾖ μεθ' ὑμῶν εἰς τὸν αἰῶνα,
Ταῦτα λελάληκα ὑμῖν παρ' ὑμῖν 25
μένων· ὁ δὲ Παράκλητος, τὸ Πνεῦμα τὸ Ἅγιον 26
ὃ πέμψει ὁ Πατὴρ ἐν τῷ ὀνόματί μου, ἐκεῖνος
ὑμᾶς διδάξει πάντα καὶ ὑπομνήσει ὑμᾶς πάντα
ἃ εἶπον ὑμῖν ἐγώ.

7 ἀλλ' ἐγὼ τὴν ἀλή-
θειαν λέγω ὑμῖν, συμφέρει ὑμῖν ἵνα ἐγὼ ἀπέλθω.
ἐὰν γὰρ μὴ ἀπέλθω, ὁ Παράκλητας οὐ μὴ ἔλθῃ
πρὸς ὑμᾶς· ἐὰν δὲ πορευθῶ, πέμψω αὐτὸν πρὸς
8 ὑμᾶς. καὶ ἐλθὼν ἐκεῖνος ἐλέγξει τὸν κόσμον
περὶ ἁμαρτίας καὶ περὶ δικαιοσύνης καὶ περὶ
9 κρίσεως· περὶ ἁμαρτίας μέν, ὅτι οὐ πιστεύουσιν
10 εἰς ἐμέ. περὶ δικαιοσύνης δέ, ὅτι πρὸς τὸν Πατέρα
11 ὑπάγω καὶ οὐκέτι θεωρεῖτέ με· περὶ δὲ κρίσεως,

12 ὅτι ὁ ἄρχων τοῦ κόσμου τούτου κέκριται. Ἔτι
πολλὰ ἔχω ὑμῖν λέγειν, ἀλλ' οὐ δύνασθε βαστά-
13 ζειν ἄρτι· ὅταν δὲ ἔλθῃ ἐκεῖνος, τὸ Πνεῦμα τῆς
ἀληθείας, ὁδηγήσει ὑμᾶς εἰς τὴν ἀλήθειαν πᾶσαν·
οὐ γὰρ λαλήσει ἑαυτοῦ, ἀλλ' ὅσα ἀκούει λα-
14 λήσει, καὶ τὰ ἐρχόμενα ἀναγγελεῖ ὑμῖν.

فارقلیط :اگر تم مجھ سے محبت کرتے ہو تو تم میرے احکام مانو کے اور میں باپ (خدا) سے دعا کروں گا۔ اور وہ تمہیں دوسرا فارقلیط (احمد) بھیج دے گا، جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گا یہ چیزیں میں نے تمہیں بتادی ہیں جبکہ میں ابھی تک تمہارے درمیان موجود ہوں، مگر فارقلیط (احمد) جو روحِ حق ہے جسے باپ بھیجے گا۔.......... وہ تمہیں سب کچھ بتادے گا اور ہر چیز تمہیں یاد دلادے گا جو کہ میں نے تمہیں بتائی ہوگی۔(۸)

میں تمہیں بالکل سچ کہتا ہوں یہ تمہارے لئے بہتر ہے کہ میں جاؤں کیونکہ اگر میں نہ گیا تو وہ فارقلیط تمہارے پاس نہیں آئے گا۔..... اور وہ جب آئے گا وہ دنیا کو گناہ، سچائی اور عدالت کے ذریعے گناہ گار ٹھہرائے گا، میں نے ابھی تمہیں اور بہت کچھ بتانا تھا لیکن تم ابھی اُنہیں برداشت نہیں کر سکتے پھر یہ یوں ہوگا کہ جب وہ (فارقلیط) جو روحِ حق ہے آجائے گا وہ تمہیں ساری سچائی کی طرف رہنمائی کرے گا کیونکہ وہ اپنے نفس سے نہیں بولے گا بلکہ جو کچھ وہ (اللہ سے) سنے گا وہ سنائے گا وہ تمہیں وہ سب کچھ بتادے گا جو آئندہ ہونا ہیں۔(۹)

نوٹ: موسیٰؑ کہتا ہے:"میں اپنا کلام اس کے منہ میں ڈالوں گا۔"یوحنا بھی کہتا ہے"جو کچھ وہ خدا سے سنے گا سنائے گا۔"اور قرآن بھی کہتا ہے:

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ○ اِنْ هُوَ اِلاَّ وَحْیٌ يُوْحٰی ○ (۱۰)

وہ اپنے نفس سے نہیں بولتا یقینا یہ وحی ہے جو اُسے کی جاتی ہے۔

مندرجہ صدر لفظ فارقلیط دراصل یونانی متن کا لفظ ہے جس کے سادہ صحیح معنی قابل تعریف (احمد) ہی ہوتے ہیں جیسے قرآن عیسیٰؑ کے حوالے سے بنی اسرائیل کو کہتا ہے کہ میں خدا کی طرف سے تمہارے لئے رسول ہو کر آیا ہوں اور ایک آنے والے رسول کی خوشخبری سنانے آیا ہوں جو میرے بعد آئے گا جس کا نام (وصف) احمد ہوگا:

وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِي اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ۔ (۱۱)

جبکہ انگریزی متن میں لفظ فارقلیط کا ترجمہ کمفورٹر (Comforter) کیا گیا ہے یعنی راحت دینے والا یا معاون مددگار جو صحیح اور واضح نہیں ہے، سر ولیم میور لفظ احمد کے متعلق عجیب منطق پیش کرتا ہے اور کہتا ہے کہ:

> کسی نے عہد نامہ جدید (انجیل) کے عربی ترجمے میں غلطی سے احمد لکھا ہے جو لفظ فارقلیط (پارکلیطس) کا ترجمہ ہے دراصل یہ لفظ فارقلیط (Paraclete یا Parakletos) نہیں ہے بلکہ پیریکالوطاس (Perikalutos) ہونا چاہئے تھا، مگر کسی لاعلم اور خود ساختہ (عیسائی) راہب نے محمد (ﷺ) کے زمانے میں یہ لفظ وضع کر کے یوں لکھا ہوگا"

اول تو ولیم میور اپنے پسند کا لفظ پیریکالوطاس کا کسی انجیل میں سے حوالہ نہیں دے سکا ہے چلو انجیل میں حوالہ نہ سہی گزشتہ دو ہزار سال میں کسی دوسرے پیریکالوطاس کی آمد کا ہی کچھ اتا پتہ دے دیتا۔ مگر بے چارہ رومن چرچ اور پروٹسٹنٹ کلیسا کی اس لفظ فارقلیط کی عجیب و غریب توضیحات، توجیہات و تشریحات کو خود سمجھنے سے بالکل قاصر ہے۔

چلو ہم اُس کا مسئلہ حل کرنے میں اُس کی کچھ رہنمائی اور مدد کرتے ہیں۔

دوسری صدی عیسوی میں بعض عیسائی فرقوں نے ایک بزرگ مونتانس کو اس کی وفات کے بعد از خود فارقلیط سمجھا جو ٹرٹولین سے پہلے تھا مگر جلد ہی مونتانس کا نام و نشان بھلا دیا اور آج روئے زمین پر کوئی اُسے نہیں جانتا پہچانتا، نہ ہی کوئی تبرکاً اپنے بچوں کے نام اُس بزرگ کے نام پر رکھتا ہے۔ اُس کا کوئی پیروکار کہیں دنیا میں موجود نہیں۔

بعض عیسائیوں نے کہا کہ فارقلیط یا روحِ حق دراصل روح القدس (جبرئیلؑ) کا ہی نام ہے مگر وہ یہ بھی کہتے ہیں جیسے اناجیل بتاتے ہیں کہ یہ روحِ حق (روح القدس یا جبرئیلؑ) تو خود

حضرت عیسیٰؑ کے پاس آتا رہا ہے بلکہ آپ کے سچے پیروکاروں کے پاس بھی آتا رہا ہے جبکہ آنے والا عیسیٰؑ کے جانے کے بعد آپ کی دعاؤں سے باپ (خدا) بھیجے گا اور وہ باتیں بتائے گا جو عیسیٰؑ نہ بتا سکا اور جو باتیں آئندہ ہونے والی ہیں یاد رہے کہ عیسیٰؑ کی مادری زبان آرامی (Aramaic) اور مذہبی زبان عبرانی (Hebrew) تھی، فارقلیط یونانی لفظ ہے ولیم میور اسے پیریکالوطاس یا کچھ کہے کوئی نمایاں فرق نہیں پڑتا کیونکہ مشہور عیسائی محقق عیسائیت جیک فینی گن اپنی تحقیقی کتاب "دی آرکیالوجی آپ ورلڈ ریلیجنز" میں رقم طراز ہے:

> Where in Greeck the word Parakletos (Comforter) is very similar to Perikalutos (renowned), the later word being the meaning of the word Ahmed or Muhammad of "Arabic".(12)

یونانی لفظ پار کلیطس لفظ پیریکالوطاس کا بالکل مماثل ہے موخر الذکر عربی کے لفظ احمد یا محمد (قابل تعریف) کے معنی دیتا ہے۔ نیز انیسویں صدی میں قدیم قاہرہ کے قریب عذرا کے عبادت کے تہہ خانوں سے جو اناجیل کے مخطوطے ملے ہیں اُن کے انگریزی ترجمے کے صفحہ نمبر ۲ پر تحریر ہے:

> The Documents of Damascusi:- A scripture discovered towards the end of 19th century AD in Ezra Synogogues, old Cairo (Page-2) Describes Jesus as having foretold the Advent of a "Holy Spirit", for it is he who is Emeth, i.e, The Truth ful one, and in accordance with His name are also theirs.(13)

ترجمہ:۔ اور خدا نے اپنے مسیحا کے ذریعے اُنہیں اپنے روح حق کو پہچاننے کی خبر دی ہے کیونکہ وہی ہے احمد Emeth یعنی راست باز (صادق) اور اُس (خدا) کے نام کے مانند اُن کے نام ہیں۔ عبرانی میں بھی Emeth کے معنی ہیں صادق۔

فارقلیط۔ احمد۔ محمد کا ذکر سینٹ برناس کی انجیل میں

یاد رہے کہ عیسائی سینٹ برناباس کو یسوع مسیح کا رسول مانتے ہیں مگر اُن کی انجیل کو نہیں مانتے۔ جبکہ لوقا، مرقس، متی، اور یوحنا کی اناجیل اربعہ کو مانتے ہیں اگرچہ ان میں ایک بھی کسی بات کا چشم دید گواہ اور عیسیٰؑ کا حواری یا صحابی نہیں ہے کرسچین کونسل نے ۳۰۰ سال قبل از اسلام انجیل برنباس کو مسترد کر دیا تھا کیونکہ رسول پاک ﷺ سے متعلق اس واضح پیش گوئی سے اُن کے کاروبار میں فرق پڑتا تھا۔ نہیں بلکہ خود ساختہ پولوس رسول کی منقلب کردہ عیسائی مذہب میں اس کی گنجائش نہیں تھی۔

برنباس کی پیش گوئی کا ترجمہ

"پھر کاہن نے پوچھا فارقلیط کا نام کیا ہوگا؟ اُس کی آمد کی نشانی کیا ہوگی؟"

یسوع نے جواب دیا: "فارقلیط (کمفورٹر) کا نام ایڈمائیرایبل (احمد۔ قابل تعریف) ہے کیونکہ خدا نے خود اُسے یہ نام دیا ہے جس وقت آپ کی روح پیدا کی اور اعلیٰ علیین میں رکھی تو خدا نے کہا۔ ٹھہرو محمد! آپ کے خاطر میں جنت الفردوس، عالمین اور بے شمار مخلوق پیدا کروں گا اور تجھے تحفے میں دوں گا اور جو کوئی آپ پر سلام کہے گا اُسے سلامتی بخشوں گا، جو لعنت کہے گا اُسے لعنتی کروں گا اور تجھے دنیا میں نجات دھندہ رسول بنا کر بھیجوں گا تمہاری بات سچی ہوگی آسمان زمین ٹہل جائیں گے مگر تمہارا ایمان نہیں ٹہلے گا۔ محمد (ﷺ) آپ کا اسم گرامی ہے پھر مجمع نے زور سے دعائیں شروع کیں۔

اے خدا! ہمارے لئے اپنا رسول جلدی بھیج۔ اے محمد! دنیا کی نجات کے لئے جلدی آ۔ (۱۵)

اس لئے قرآن کہتا ہے۔

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَ رَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْناً (۱۶)

آج تیرے لئے میں نے تیرا دین کامل کر دیا اور اپنی نعمتوں کو تجھ پر تمام کر دیا اور

تیرے لئے اسلام کو بطور دین پسند کیا۔

دیگر مذاہب کی کتب میں رسول پاک ﷺ کی آمد کا ذکر

عامۃ المسلمین کا راسخ عقیدہ ہے کہ فقط یہود و نصاریٰ ہی اہل کتاب ہیں مگر یہ عقیدہ اور خیال صحیح نہیں ہے۔ مسلمان عموماً قرآن کی لفظی عربی تلاوت سے آگے کم ہی کچھ جانتے ہیں علماء کا دارومدار بھی اکثر روایات پر ہے بمشکل چند ایک بزرگ کے جیسے مولانا محمد قاسم نانوتوی بانی دیوبند کی کتاب ست دھرم وچار / ص ۸، (۱۷) خواجہ حسن نظامی کی کرشن بیتی / ص ۳۹ (۱۸)، مرزا جانِ جاناں اور محمد علی مونگیری کی ارشاد رحمانی / ص ۴۰۔ (۱۹)، اور امام ربانی مجدد الف ثانی رحمہ اللہ علیہ کے مکتوب نمبر ۱۴۵۹ (۲۰)، وغیرہ میں ہندوؤں کے بعض اوتاروں خصوصاً کرشن جی مہاراج اور رام چندر جی مہاراج کو ہند کے لئے خدا کا بزرگ پیغمبر تسلیم کیا گیا ہے، بلکہ ایک حدیث میں آیا ہے۔

وکان فی الھند نبیٌ اسمہٗ کاھنٌ ولونہٗ اسودُ۔

کہ ہند میں کاہن نام کا سانولے رنگ کا ایک نبی گزرا ہے۔

جبکہ قرآن کریم میں یہ اعلانات زیادہ واضح ہیں۔

ا۔ وَلِکُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ۔ (۲۱)

ہر قوم کے لئے ہادی ہیں۔

ب۔ وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَسُوْلٍ اِلاَّ بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِیُبَیِّنَ لَهُمْ ۔ (۲۲)

اور ہم نے ہر قوم کے لئے اُسی کی زبان میں رسول بھیجے ہیں۔ تاکہ ہر بات کھل کر ان کے لئے بیان کر سکیں۔

ج۔ وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِیْ کُلِّ اُمَّةٍ رَسُوْلاً ۔ (۲۳)

اور ہر امت میں ہم نے رسول مبعوث کئے ہیں۔

د۔ وَاِنْ مِنْ اُمَّةٍ اِلاَّ خَلَا فِیْهَا نَذِیْرٌ ۔ (۲۴)

اور کوئی امت نہیں جس میں ہم نے ڈرانے والا نہ بھیجا ہو۔

ھ۔ وَاِسۡمٰعِیۡلَ وَ اِدۡرِیۡسَ وَ ذَا الۡکِفۡلِ ...... الخ۔ (۲۵)

اور اسمٰعیلؑ اور ادریسؑ اور ذی الکفلؑ سب صابرین میں سے تھے۔

بعض بزرگوں کا خیال ہے کہ ذی الکفل دراصل کپل والا یعنی مہاتما بدھ ہیں جو کپل وستو کے راجہ سدھودھن کا بیٹا تھا عربی میں حرف "پ کو ف" میں بدل دیا ہے کیونکہ کسی اور ذی الکفل کا یہود و نصاریٰ کی کتب میں ذکر نہیں۔ بعض تکلف سے کام لے کر اذیکیل نبی کو ذی الکفل سمجھتے ہیں مگر مماثلت مشکل ہے۔

بدھ مت کی کتبِ مقدسہ میں رسول پاک ﷺ کی پیش گوئی

بدھ مت ہندوؤں کے مذہب میں سختی آنے کی وجہ سے ایک روحانی احتجاج ہے جس کے لئے خداوند تعالیٰ نے مہاتما بدھ کو ہند میں مبعوث کیا، جیسے یہودی مذہب کی سختی کے خلاف خدا نے عیسیٰؑ کو مبعوث فرمایا تھا۔ مہاتما بدھ کپل وستو کے راجہ سدھودھن کا بیٹا تھا دنیا ترک کر کے گیا کے جنگلوں میں گیان دھیان کرتا رہا، آخر خدا نے مطلوبہ روشنی عطا کی۔ بدھ مت والے جانوروں اور کیڑے مکوڑوں کو بھی تحفظ دیتے ہیں۔ ننگے پاؤں پھرتے ہیں گویا مہاتما گوتم بدھ سراپا رحمت تھے یعنی مجسم مائیتریا تھے۔ بدھ مت کی کتابوں کے ترجمے مختلف زبانوں میں کئے گئے ہیں، ذیل میں سری لنکا کی سنہالی زبان سے انگریزی میں کیا ہوا ترجمہ پیش خدمت ہے۔

English Text

Ananda said to the blessed one, "Who shall teach us when thou art gone?"

And the Blessed one replied, I am not the First Buddha who came upon the earth, nor shall I be the last. In due course of time another Buddha will arise in the world, a Holy one, a Supremely enlightened one, endowed with the Wisdom in conduct, Auspicious, Knowing the Universe, an Incomparable leader of men, a Master of Angels

and mortals, He will reveal to you the same eternal truth wich I have taught you. He will preach his religion, Glorious in its origin, glorious at its climax and glorious at its goal. He will proclaim religious life, wholly perfect and pure, such as I now proclaim. His disciples will number many Thousands whereas mine number many Hundreds.

Ananda said, "How shall we know Him?" (26)

The blessed on replied, "He will be known as maitreya".

ترجمہ: انند نے پوچھا: "اے متبرک ہستی آپ کے جانے کے بعد ہمیں کون تعلیم دے گا؟"

مبترک ہستی نے جواب دیا۔ میں پہلا بدھ نہیں ہوں جو دنیا میں آیا نہ ہی میں آخری بدھ ہوں۔ مقررہ وقت پر دنیا میں ایک اور بدھ اُٹھے گا، مقدس، سراپا نور، حکمت اور اخلاق کا نمونہ، پاک، عالمین سے باخبر، انسانوں کا بے مثل قائد، ملائکہ اور انس کا آقا، وہ تمہیں وہ تمام ابدی سچائیاں سکھائے گا جو میں نے تمہیں سکھائی ہیں۔ وہ اپنے مذہب (دین) کا پرچار کرے گا، جس کا آغاز مقدس، جس کا عروج مقدس، جس کا انجام مقدس ہوگا۔ وہ مکمل پاک اور کامل دینی زندگی کا اجرا کرے گا جیسے اب میں نے شروع کرائی ہے۔ اُس کے پیروکار (صحابہؓ) کی تعداد ہزاروں میں ہوگی جبکہ میری سینکڑوں میں ہے۔

انند نے پھر پوچھا: "ہم کس طرح اُسے پہچانیں گے؟"

متبرک ہستی نے کہا "وہ مائیتریا (رحیم) کہلائے گا۔

نوٹ: اگرچہ بدھ مت، ہندو مت اور عیسائیوں نے مائیتریا کا لقب اپنے بعض مصلحین کو بار بار دینے کی کوشش کی ہے مگر ناکام رہے۔ یہ لقب اور کسی پر صادق نہیں آتا۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ

وسلم کو خود خداوند تعالیٰ کہتا ہے:

وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلاَّ رَحْمَۃً لِلْعٰلَمِیْنَ ۔ (۲۷)

میں نے تجھے نہیں بھیجا مگر عالمین کے لئے رحمت۔

خود رسول پاک ﷺ فرماتے ہیں۔

میں رحمت و سلامتی کے لئے آیا ہوں نہ لعنت کے لئے یا زحمت کے لئے۔ (۲۶،الف)

مزید تفاصیل کے لئے ملاحظہ فرمائیں: اے وِدیارتھی اور عثمان علی کی انگریزی کتاب "محمد ﷺ پارسی ہندو اور بدھ مت کی کتب میں" جو کہ عباس منزل لائبریری الہ آباد ۳ انڈیا سے شائع ہوئی ہے۔

ہندوؤں کے مقدس کتب میں حضرت محمد ﷺ کا نام بھی مذکور ہے

اصلی سنسکرت متن

एतस्मिन्नन्तरे म्लेच्छ आचार्येण समन्वितः ॥ महामद इति ख्यातः ॥
५॥ नृपश्चैव महादेवं मरुस्थलनिवासिनम् ॥ गंगाजलैश्च संस्नाप्य पंचगव्यसमन्वितैः ॥
चंदनादिभिरभ्यर्च्य तुष्टाव मनसा ॥६॥ ॥ भोजराज उवाच ॥ ॥ नमस्ते गिरिजानाथ
मरुस्थलनिवासिने ॥ त्रिपुरासुरनाशाय बहुमायाप्रवर्तिने ॥७॥ म्लेच्छैर्गुप्ताय शुद्धाय
सच्चिदानन्दरूपिणे ॥ त्वं मां हि किंकरं विद्धि शरणार्थमुपागतम् ॥ ८ ॥

ترجمہ: معاً بعد ایک ان پڑھ شخص (اُمی) جس کا نام معلم محمد (ﷺ) تھا، اپنے دوستوں (صحابہؓ) کے ساتھ آیا راجہ بھوج نے (رویا میں) عرب کے اس باسی عظیم دیوتا کو جو گنگا کے پوتر (پاک) پانی اور گائے کے پانچ چیزوں سے طہارت بخشتا تھا صندل کی لکڑی (اگربتیاں) پیش کیں اور تعظیم بجالایا۔

اے عرب کے باسی اور مقدسوں کے آقا میں تیری پرارتنا (تعریف) کرتا

ہوں، اے کہ تجھے دنیا بھر کے شیطانوں کو تباہ کرنے کی پوری قوت اور وسائل حاصل ہیں، اے اُمیوں میں سے پاک و مقدس خطاؤں سے معصوم اور مطلق آقا میں تیری تعریف و توصیف کرتا ہوں مجھے اپنے خادم کے طور پر قبول فرما۔(۲۸)

نوٹ: اس پیش گوئی میں رسول پاک ﷺ کا اسم گرامی محمد (ﷺ)، امی، عربی، اتنے واضح ہیں کہ اس میں ذرہ برابر شک شبہ کی گنجائش نہیں۔ ہندوؤں کا ایک فرقہ آریہ سماج پکا دھریہ ہے، خدا، ملائکہ، آخرت، انبیا (اوتاروں) اور وید کو نہیں مانتا پر میشور اس کے علاوہ سارے برہمن پنڈت مختلف فرقے خصوصاً اکثریتی سناتن دھرم فرقہ خدا (ایشور، پریشور) اوتاروں، ارواح، ملائکہ، آخرت اور ویدوں کو مانتے ہیں، بھاوشیہ پوران کے اس پیش گوئی کی تصدیق کرتے ہیں۔ گے اتھروید کی پیش گوئی بھی ملاحظہ ہو۔

اصل سنسکرت متن

॥ अथर्ववेद २० । १२७ ॥

॥ अथ कुन्तापसूक्तानि ॥

इदं जना उप श्रुत नराशंस स्तविष्यते । ॥ १२७

षष्टिं सहस्रा नवतिं च कौरम आ रुशमेषु दद्महे ॥१॥

उष्ट्रा यस्य प्रवाहणो वधूमन्तो द्विर्दश ।

वर्ष्मा रथस्य नि जिहीडते दिव ईषमाणा उपस्पृशः ॥ २ ॥

एष इषाय मामहे शतं निष्कान् दश स्रजः ।

त्रीणि शतान्यर्वतां सहस्रा दश गोनाम् ॥ ३ ॥ (९)

ترجمہ: اے لوگو! اسے نہایت غور و فکر سے سنو! قابل ستائش شخص (محمد۔احمد ﷺ) لوگوں کے درمیان مبعوث ہوگا۔ ہم مہاجرین کو اپنی پناہ میں لیتے ہیں، ساٹھ ہزار نوے دشمنوں کے نرغے سے نکال کر۔ جن کی سواری فقط بیس اونٹ اور اونٹنیاں ہیں، لیکن ان کی ارفع شان آسمانوں تک بلند ہے اور اُسے نیچا دکھا رہی ہے۔

اُس شخص (محمد ﷺ) نے ھَمَہ رَشی (وید کا مفسر و عالم و ملہم) کو سینکڑوں اشرفیاں، ۱۰ چکر (تمغے) تین سو عربی گھوڑے اور دس ہزار گائیں عطا کیں۔(۲۹)

نوٹ: اتھروید اور پوران کی دونوں پیش گوئیوں کو ملا کر پڑھنے سے خاص نام محمد (ﷺ)، عرب، اونٹ، گھوڑے (عربی)، ان پڑھ (امی) اور ملک کا نام "مارس تھل نوستاں یعنی صحرائے عرب" کتنے واضح ہیں دراصل ہندوؤں نے اپنی مقدس کتب میں جان بوجھ کر یہود و نصاریٰ کی طرح تحریف، تخریب نہیں کی ہے، جبکہ یہود و نصاریٰ نے عام درسی کتب سے بھی زیادہ بلکہ ظالمانہ متعصبانہ ترامیم، تحریف اور تخریب کی ہے۔ پھر بعض جگہ بار بار ایک سے دوسری زبان پھر واپس اُسی زبان میں ترجموں نے حلیہ ہی بگاڑ دیا ہے۔ جبکہ عبرانی اور آرامی زبانوں کے اصل قدیم ابتدائی نسخے بار بار گم ہوئے ہیں۔ متعصبانہ تحریف والے خدا اور آخرت کے منکر ہیں۔

پارسی (مجوسی۔زرتشت) کی کتب میں رسول پاک ﷺ کے بابت پیش گوئی

اصلی پہلوی متن

چم چیم کا جام کند ہر تواز جیام در تاہ بخیال ہود: یو ہزار لنامام ہو میر تاکَ وتیر تاکَ وسمیر اکَ وامیر اکَ اسیر ویم از ندO وہوند ہر ورکتام تیو وامO بیرن فہ شتائی فیار ودیسمار کسوار آبادلی جوار بدہ نیوستاO وتدر اہند شائی سیمارام مدیر وانتورام ہام ونیفودونیواکَ شایام اشمنادO

جدید فارسی

چوں چنیں کارہا کنند از تازیان (عرب) مردِ ہمہ پیدا شود کہ از پیروان او

(صحابہؓ)...... قصور و کشور و تخت و آئین فارس ہمہ براقتند و شوند مرکسان زیر دستان سبینیہ بجائے پیکر ہاہ و آتش کدہ خانۂ آباد توس و بلخ و جاءہا بزرگ پس افتند در ہم دانایان ایران و دیگران در ایشان در روند۔ (۳۰)

ترجمہ: جب پارسی اخلاق میں اتنے گر جائیں گے تو عرب میں ایک شخص پیدا ہو گا جس کے پیروکار (صحابہؓ) ان کے تاج تخت مذہب اور آئین اور ہر چیز کو تاراج کر دیں گے، ایران کے مغروروں کو زیر کر دیں گے۔ جو خدا کا گھر (خانہ کعبہ ابراہیمؑ نے) بنایا تھا اُسے بتوں سے پاک کر کے لوگ اُس کی طرف نماز پڑھیں گے، اس کے پیروکار پارسیوں کے بڑے بڑے شہروں توس، بلخ و کردستان وغیرہ پر قبضہ کرلیں گے، لوگوں میں جنگ شروع ہو جائے گی، پارس کے دانشور اور دوسرے لوگ اُس کے پیروکاروں میں شامل ہو جائیں گے۔

کیا اس میں ذرہ برابر شک ہے، پارس کے ساتھ ایسا ہی نہ ہوا اور خانہ کعبہ کا کیا بنا؟

اپیل بنام خدائے بزرگ اہل مذاہب سے

اب خدا لگتی کہنی چاہیئے ہم خود قدیم پارسی مذہب سے مسلمان ہوئے ہیں۔ ایران، افغانستان، صوبہ سرحد و بلوچستان و کشمیر کے سب پٹھان، پشتون، افغان جو بنیادی طور پر تین نسلوں کا اختلاط ہے جس کی اب تمیز ممکن نہیں، مگر تاریخی شہادت یہ ہے کہ پہلے یہ پارسی مجوسی تھے، موزر وزہ آبدست، ماز پشین ماز دیگر ماشام، ماز ختن سبھی پارسی مذہب کے الفاظ ہیں، یعنی نماز، روزہ، وضو، نماز ظہر، نماز عصر، نماز مغرب، نماز عشاء وغیرہ۔ یعنی ہم زرتشت کے پیروکار تھے پھر اس تمام علاقے پر بدھ مت کا غلبہ ہوا، ہم میں سے بیشتر نے بدھ مت قبول کیا، خاص کر جو آرین تھے۔ نیز اس علاقے میں اقصائے چین اور ماوراء النہر تک کچھ یہود اور بیشتر یونی ٹیرین عیسائی (توحید پرست جو انجیل برنباس کو مانتے تھے) رہتے تھے، یعنی ۱۰ گمشدہ ریوڑ جن کی تلاش حضرت عیسیٰؑ کو تھی۔

لہٰذا رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی خبر پا کر یہاں کے جید علما کا وفد حقیقت حال معلوم کرنے عرب گیا، واپسی پر پوری افغان ملت نے پہلی صدی ہجری میں یکجا اسلام قبول کیا۔ آج بھی یہاں صحابہؓ کے مزارات موجود ہیں۔ جن میں بعض مقامی ہیں۔ اصل میں انجیل برنباس،

بدھ مت اور پارسی کتب کی مندرجہ بالا اور کئی دیگر پیش گوئیاں ابھی تازہ تھیں۔ لہٰذا بلا تعصب حقیقت کو یہ لوگ پا گئے۔ کچھ یہودی بھی تھے یہ بھی اسی ہستی کی آمد کے منتظر تھے۔ یہ بھی یاد رہے کہ پارسی کتب ہمیشہ سے خود ان کے قبضے میں تھیں، لہٰذا ہر قسم کے دست برد سے محفوظ تھیں۔ پارسیوں کی کتب ژوند اوستا (ژوند۔ حیاتِ جاودانی) اور دساتیر میں جبکہ مذکورہ پیش گوئی دساتیر نمبر ۱۴ کی ہے۔ جو ساسان روم سے منسوب ہے۔ اگرچہ دساتیر میں مذکور بیشتر مذہبی عقائد واعمال اسلام سے ملتے جلتے ہیں تاہم فی زمانہ وہ آتش پرستی میں مبتلا ہیں، نیز اپنی لاشوں کو ایک محفوظ مخصوص مقام ''دخمہ'' میں کنویں کے جھالی دار ڈھکنے پر رکھ کر مردار خور پرندوں گدھ وغیرہ کو کھلاتے ہیں۔ لیکن سچ یہ ہے کہ مسلمان بھی قبر پرستی بلکہ خر پرستی (مثلاً ایبٹ آباد کے قریب احمد شہید بریلویؒ کے مرے ہوئے گدھے کی قبر کو تہ قبر) میں مبتلا ہیں ہندوؤں کے ساتھ مل کر شیولنگ سے پورن ماہی کی رات اولاد مانگتے ہیں، حقیقت میں سب مذاہب اب گمراہی میں اندر ہی اندر پوری طرح باہم مماثل ہیں۔ جب فرق نہیں تو نفرت اور دشمنی کیوں ہے؟

خلاصہ کلام

دیکھو قرآن صاف کہتا ہے۔

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍمِّنْ الرِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّنَ ۔(۳۱)

یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں ہیں۔ بلکہ اللہ کا رسول اور خاتم الانبیاء ہے۔

اب جبکہ مسلمانوں کے بعض بزرگ قابل اعتماد علما اور مشائخ زبانی اور تحریری ہندوؤں کے اوتاروں مثلاً کرشن جی مہاراج اور رام چندر جی مہاراج کو خدا کی طرف سے ہند کے لئے رسول تسلیم کر چکے ہیں مہاتما گوتم بدھ، حضرت زرتشت اور یہود و نصاریٰ کے جملہ انبیا اور کتب کو تسلیم کرتے ہین، تو انسانیت کے ناطے ہمارے یہود و نصاریٰ، ہندو، بدھ اور پارسی بھائیوں کو چاہئے کہ سب سلمان رشدی نہ بنیں، دوسرے مذاہب کی توہین ان کے انبیا کی توہین خود اپنی اخلاقی پستی کا اقرار ہے۔ کیوں سب دہریت، الحاد اور زندقہ کے خلاف مل کر جدو جہد نہیں کرتے۔

ہمیں تو اسلام دوسروں کی عبادت گاہوں کی حفاظت کا حکم دیتا ہے۔ اور خدا خود ضمانت دیتا ہے۔ (۳۲) ان کے جھوٹے معبودوں کو گالی دینے سے سختی سے منع کرتا ہے تاکہ وہ جہالت میں اللہ کو گولیاں نہ دیں۔ (۳۳)

نیز کہتا ہے کہ چلو اگر تم اسلام قبول نہ بھی کرو ایک مشترک قدر یعنی غیر اللہ کی پرستش نہ کریں اور ایک ہی خدائے واحد کی فرمانبرداری اور عبادت کریں (۳۴) اور ساتھ ہمارا نبی کہتا ہے کہ اگر کسی قوم کا معزز شخص تمہارے پاس آئے تو اُس کا اکرام تم پر واجب ہے۔ اس طرح باہمی بھائی چارے کی فضا قائم کی جاسکتی ہے۔ ورنہ خود مسلمانوں کے لئے یہ بات کہ ہمارا نبی رحمۃ للعالمین ہے کیا معنی رکھتی ہے جب خود یہ بے رحم اور ظالم وسفاک ہوں۔

لہٰذا التماس ہے

ظاہر ہے کہ کوئی مدعیٔ نبوت، رسالت، اوتار، پیغمبر، مبشر، منذر ہم میں سے کسی شخص کا ذاتی رشتہ دار نہیں ہوتا، پوری دنیا خدا کی بستی ہے، اگر سچ مچ خدا ہے اور خدا اپنے بندوں کی انفرادی اور اجتماعی بھلائی کے لئے باہمی رواداری، صلہ رحمی، ہمدردی، حق رسائی، سچائی، نیز ظلم کے خاتمے یعنی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے لئے اپنا کوئی خاص بندہ چنتا ہے جو ہمیں اچھائی کی طرف بلاتا ہے بدی سے منع کرتا ہے، تو ہر عاقل بالغ راست باز کو چاہئے کہ غور سے اس کی باتوں پر دھیان دے، اگر اچھی لگیں تو اُن پر عمل کرے، ورنہ تحقیق کرے یا سکوت اختیار کرے۔ کیا ہم جو بازار سے سبزی میوہ لاتے ہیں اُس سے نقصان دہ ٹکڑا کاٹ کر باقی صاف حصے کو استعمال نہیں کرتے۔ خراب حصہ جانور اور مرغیاں کھالیتی ہیں۔ چونکہ ہم بنیادی طور پر سب انسان اور آدم زاد ہیں یہی ہماری قدرِ مشترک ہے، لہٰذا انسانیت کے تقاضے پورے کرنے چاہئیں۔ لڑنا جھگڑنا وحشی درندوں کا کام ہے نہ کہ شریف النفس انسانوں کا۔ پھر وہ لوگ جو خود تو ڈرپوک ہیں، لڑتے نہیں، دوسروں کو لڑاتے ہیں، ان پر صد افسوس ہے۔

ہندی سنور یا بارہ کھڑی، (حروفِ ابجد)، سنسکرت

अ	= ا ء ع ـے	ग	= گ غ	ध	= دھ
आ	= آ ء	घ	= گھ	फ	= پھ - ف
इ	= اِ	च	= چ	ब	= ب
ई	= اِی	छ	= چھ	भ	= بھ
उ	= اُ	ज	= ج	म	= م
ऊ	= اُو	झ	= جھ	य	= ی - ے
ए	= اے	ज्ञ	= گیہ	र	= ر
ऐ	= اَے	ट	= ٹ	ल	= ل
ओ	= اَو	ठ	= ٹھ	व	= و
ह	= ھَ ہَ حَ	ड	= ڈ	श	= श ش
ऋ	= رِ	ढ	= ڈھ	ष	= ش
क	= کَ ق	त	= ت ط	स	= ث س ص
क्ष	= کش	त्र	= تر	महामद	محمد
ख	= کھ - خ	थ	= تھ	م ح م د	
		द	= د		

یونانی حروف ابجد

Α α = Alpha	Ξ ξ = Xi
Δ ε = Delta	Ρ ρ = Rha
Η η = Eta	Υ υ = Upsilon
Κ κ = Kappa	Ψ ψ = Psi
Ν ν = Nu	Γ γ = Gamma
Π π = Pi	Ζ ζ = Zeta
Τ τ = Tau	Ι ι = Iota
Χ χ = Chi	Μ μ = Mu
Β β = Beta	Ο ο = Omicron.
Ε ε = Epsilon	Σ σ s = Sigma
Θ θ = Theta	Φ φ = Phi
Λ λ = Lambda	Ω ω = Omega

حواشی و حوالہ جات

۱۔ قرآن / سورۃ الاعراف / آیت ۱۵۷،

۲۔ قرآن / سورۃ آل عمران / آیت ۸۰،

۳۔ قرآن / الاحزاب / آیت ۷،

۴۔ قرآن / سورۃ الاحزاب / آیت ۸،

۴،الف۔ ابوداؤد، رقم ۴۲۹۱،

۵۔ توراۃ / ڈیوٹرونومی ۱۸ / آیات ۱۵۔۱۸،

۶۔ توراۃ / ایسیاہ ۲۱ / آیت ۷،

۷۔ توراۃ / ڈیوٹرونومی ۳۴ / آیت ۱۰،

۸۔ انجیل یوحنا ۱۴ / آیات ۱۵، ۱۶، ۲۵، ۲۶،

۹۔ انجیل، یوحنا ۱۶ / آیات ۷، ۸، ۱۲، ۱۳،

۱۰۔ قرآن / سورۃ النجم / آیات ۳، ۴،

۱۱۔ قرآن / سورۃ ۶۱ / آیت ۶،

۱۲۔ جیک فینی گن محقق عیسائیت کی تحقیق کتاب "دی آرکیالوجی آف ورلڈ ریلیجز سے اقتباس۔

۱۳۔ دمشقی مخطوطے جو ۱۹ویں صدی کے آخیر میں قدیم قاہرہ کے پاس عذرا کے غاروں سے بر آمد ہونے کے انگریزی ترجمے کا ص ۲،

۱۴۔ توراۃ / سٹراچن کا چھوٹا گاسپل ص ۱۴۱،

۱۵۔ انجیل، برنباس، اؤٹ وانگلش ترجمہ بائی لانس ڈیل اینڈ لاؤراریگ آکسفورڈ ۱۹۰۷ء، از اطالوی مخطوطہ اپریل لائبریری ویانا سے اقتباس۔

۱۶۔ قرآن / سورۃ المائدہ / آیت ۳،

۱۷۔ مولانا محمد قاسم نانوتوی دیوبند۔ ست دھرم وچار ص ۸،

۱۸۔ خواجہ حسن نظامی، کرشن بیجا ص ۳۹،

۱۹۔ مرزا جانِ جاناں و محمد علی مونگریری، ارشاد رحمانی ص ۴۰،

۲۰۔ امام ربانی کی مکتوب نمبر ۴۵۹ / ۱،

۲۱۔ قرآن / سورۂ الرعد / آیت ۷،

۲۲۔ قرآن / سورۂ براہیم / آیت ۴،

۲۳۔ قرآن / سورۂ النحل / آیت ۳۶،

۲۴۔ قرآن / سورۂ فاطر / آیت ۲۴،

۲۵۔ قرآن / سورۂ الانبیا / آیت ۸۳،

۲۶۔ بدھ مت۔ سری لنکا، سنہالی زبان کی کتب سے اقتباس، انگریزی ترجمہ بائی اے ودیار تھی اور عثمان علی کی کتاب "محمد صلی اللہ علیہ وسلم پارسی، ہندو اور بدھ مت کی کتب میں جو کہ عباس منزل لائبریری الہ آباد۔ ۳، انڈیا سے شائع ہوئی ہے۔

۲۷۔ قرآن / سورۂ الانبیا / آیت ۱۰۷،

۲۷، الف۔ اتحاف السادۃ المتقین، ۷ / ۱۰۷،

۲۸۔ ہندو مذہب، بھاوشیہ پوران پر، ۳، کھانڈ ۳، ادھیائے ۳، شلوک ۵۔ ۸،

۲۹۔ ہندو مذہب، اتھروید مقدس، کانڈ ۲۰، سکت ۱۲۷، منترا ر ا، ۳،

۳۰۔ زرتشت (مجوسی) مذہب۔ دساتیر نمبر ۱۴، زیر عنوان ساسان دوم،

۳۱۔ قرآن / سورۂ الاحزاب / آیت ۴۰،

۳۲۔ قرآن / سورۂ الحج / آیت ۴۰،

۳۳۔ قرآن / سورۂ الانعام / آیت ۸،

۳۴۔ قرآن / سورۂ آل عمران / آیت ۶۴،

ماہنامہ مسیحائی

کا

تحفظ دینی مدارس نمبر

عنقریب شائع ہو رہا ہے

زیر ادارت

مخدوم زادہ احمد خیر الدین انصاری،

رابطہ فون:0320-4077372